کتاب نما

ادارہ

قرآنیات پر نئی کتابیں

(۱) بیان النظم فی القرآن الکریم

مصنف	:	محمد فاروق فارس الزین
ناشر	:	دارالفکر بدمشق
سن اشاعت	:	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
صفحات	:	۳۸۴
قیمت	:	درج نہیں

مہندس محمد فاروق فارس الزین کی یہ تصنیف نظم قرآن کے موضوع پر شائع ہونے والے لٹریچر میں ایک اضافہ ہے۔ اس کتاب میں سورہ غافر سے سورہ ناس تک قرآن مجید کی آخری پچھتر (۷۵) سورتوں کا نظم کے نقطہ نظر سے مطالعہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مصنف نے ابتداء میں ایک مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں ان وجوہ اور اسباب سے بحث کی ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن ایک منظم اور مربوط کتاب ہے۔ وہ اس نقطہ نظر کی غلطی بھی واضح کرتے ہیں کہ قرآن کی سورتوں میں باہم ایک دوسرے سے اور پھر ایک سورہ کی آیات میں کوئی معنوی رابطہ اور نظم نہیں ہے۔ چنانچہ اس نقطہ نظر کے حاملین قرآن مجید کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں جیسے ہر آیت اپنی جگہ پر مستقل ہو اور اس کا آگے اور پیچھے کی آیات سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ یہ نقطہ نظر خاص طور سے مستشرقین کے فہم قرآن کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ وہ یکسر

غلط نتائج تک پہونچے اور یہ خیال کیا کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو نا قابل فہم، غیر مربوط اور غیر محکم ہے، یہ بھی ایک سبب ہے جس کے باعث ان میں سے بعض نے قرآن کو نزولی ترتیب کے مطابق مرتب کرنے کی کوشش کی۔ اس نقطہ نظر کی غلطی واضح کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آیت نازل ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کاتبین وحی کو ہدایت فرماتے کہ اسے کہاں رکھا جائے۔ چنانچہ آج جس ترتیب سے قرآن ہمارے ہاتھ میں ہے یہ وہی ترتیب ہے جو رسول اللہ ﷺ نے متعین فرمائی تھی اس لئے یہ ترتیب توقیفی ہے اور یہ نزولی ترتیب سے یکسر مختلف ہے۔ اگر اس میں کوئی حکمت نہ ہوتی تو اس کی کوئی ضرورت نہ تھی اور نہ اس بات کی ضرورت تھی کہ قرآن کو الگ الگ سورتوں میں تقسیم کیا جاتا۔ اور وہ شروع سے آخر تک ایک ہی سورہ ہوتا۔ چنانچہ سورہ کو سورہ اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک متعین موضوع یا چند متعین موضوعات پر محیط ہوتی ہے جو آپس میں ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ اسی طرح تمام سورتیں آپس میں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔

مصنف کے خیال میں بعض مفسرین کی اسباب نزول پر مبالغہ کی حد تک توجہ ان اسباب میں شامل ہے جن سے اس خیال کو تقویت حاصل ہوئی کہ قرآن الگ الگ غیر متعلق اور آپس میں غیر مرتبط ٹکڑوں کا مجموعہ ہے۔ اس کی وجہ سے نظم سے بے توجہی اور معانی کی طرف سے عدم التفات کا رجحان تقویت پاتا ہے۔ مصنف نے نظم کے ضمن میں امام سیوطی، امام رازی، زرکشی اور بقاعی وغیرہ علماء محققین کی مساعی کا بھی ذکر کیا ہے۔

مصنف نے احیاء علوم الدین سے فہم قرآن کے موانع اور حجابات کے ضمن میں امام غزالی کی درج ذیل رائے نقل کی ہے۔ امام غزالی کہتے ہیں کہ فہم قرآن کی راہ میں حائل حجابات چار ہیں۔ مختصراً ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ حروف اور مخارج کی تحقیق کے بارے میں غیر معمولی اہتمام۔ اس کی وجہ سے کلام اللہ کے معانی کی طرف سے ذہن ہٹ جاتا ہے۔

۲۔ قرآن پڑھنے والا کسی خاص مسلک کا ایسا مقلد ہو کہ اس کے لئے اس

کے اندر تعصب پیدا ہو جائے اور اس کی غور وفکر کی صلاحیت منجمد ہو کر رہ جائے۔

۳۔ کسی گناہ پر اس کو اصرار ہو۔ تکبر میں مبتلا ہو یا ہوائے دنیا میں گرفتار ہو۔

۴۔ اس نے تفسیر پڑھ رکھی ہو اور یہ گمان کرتا ہو کہ قرآنی الفاظ کے معانی صرف ان روایتوں میں منحصر ہیں جو ابن عباس اور مجاہد وغیرہ سے مروی ہیں اور ان کے علاوہ اس کی کوئی اور تفسیر ممکن نہیں جس میں رای کا کوئی دخل ہو اور یہ کہ جس نے تفسیر قرآن میں اپنی رائے کا استعمال کیا تو اسے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالینا چاہئے۔ یہ تصور بھی فہم قرآن کی راہ میں ایک بڑا احجاب ہے۔

اس کتاب میں مصنف کا منہاج یہ ہے کہ وہ پہلے سورہ کا ربط سورہ ماقبل سے واضح کرتے ہیں۔ پھر وہ سورہ کے مرکزی مضمون کا ذکر کرتے ہیں جسے وہ محور السورہ کہتے ہیں اس کے بعد وہ سورہ کے نظم سے بحث کرتے ہیں۔

مقدمہ میں مولانا اصلاحی اور ان کی تدبر قرآن کا ذکر ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ یہ قیمتی کتاب اردو میں ہے اور ابھی تک اس کا کسی اور زبان میں ترجمہ نہیں ہوسکا ہے اور اس طرح گویا ان کی دست رس میں نہیں ہے۔ پوری کتاب میں کہیں بھی مولانا حمید الدین فراہی یا ان کی کسی تحریر کا ذکر نہیں ہے یہ کتاب مبتدیوں کے لئے مفید ہے۔

(۲) قرآن اور سائنس (سیمینار مقالات)

ترتیب : عبدالعلی اور ظفر الاسلام

ناشر : ادارہ علوم اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

سن اشاعت : ۲۰۰۳ء

صفحات : ۳۲۰

قیمت : ۱۵۰ روپے

شعبہ اسلامک اسٹڈیز، علی گڈھ مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ نے قرآن اور سائنس